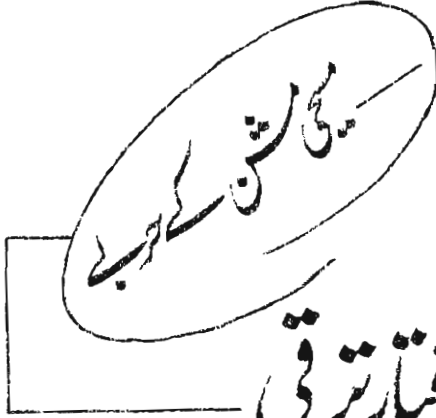


محکم دہ



پاکستان
میں

عیسائیت کی رفتار ترقی

پاکستان میں مسیحیت نے جس تیز رفتاری سے ترقی کی ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی طور پر کل آبادی ۷۷,۷۰,۰۰۰ اور ۳ کروڑ تھی۔ ۱۹۶۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی طور پر کل آبادی ۷۷,۷۰,۰۰۰ اور ۳ کروڑ ہو گئی۔ اس کے مقابل میں آبادی ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر چار لاکھ تیس ہزار سات سو چھ تھی، سبھی آبادی ۱۹۶۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر پانچ لاکھ تریس ہزار آٹھ سو چوراسی ہو گئی۔ گویا دس سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی آبادی ستائیس فی صد بڑھی۔ اس کے مقابل میں آبادی میں ۳۵ فی صد کا اضافہ ہوا۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ عام آبادی کے مقابل میں تعداد میں آٹھ فی صد اضافہ ہوا۔

مسیحیت میں اس قدر اضافہ نسل و تناسل سے نہیں ہوا بلکہ اسلام سے بے خبر نام نہاد مسلمانوں کے ارتداد اور پاکستان کی پسماندہ اقوام کے گمراہ کرنے کے ذریعہ ہوا۔ چنانچہ کینیڈا کے رومن کیتھولک مشن کے ترجمان رسالہ پریسکٹر نے اکتوبر ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا ہے:

’پاکستان میں چرچ کو اپنے تبلیغی مشن میں عظیم ترین کامیابی حاصل ہوئی ہے اور صرف گزشتہ ایک سال میں آٹھ ہزار مسلمانوں کو بپتسمہ دے کر عیسائی بنایا گیا ہے۔‘

سیحی ارتداد کا یہ سیلاب جس تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ کس خطہ پاک کو اسلامیان ہند نے ہزاروں عزیز جانوں کی شہادت اور لاکھوں خاندانوں کی جلاوطنی کی قیمت دے کر حاصل کیا تھا۔ مسیحیت کے اندرونی اور بیرونی مشنوں کے ناپاک ارادے کہیں اسے دوسرا فلسطین نہ بنادیں۔ بھارت کے نام نہاد لادھی حکومت نے برسوں پہلے اپنے ملک

میں بیرونی مشنوں پر پابندی لگا دی ہے۔ چونکہ یہ غیر ملکی ادارے بالعموم ملکی سالمیت کے لئے ایک خطرہ محسوس کئے گئے اور انہیں بیرونی حکومتوں کے جاسوس اڈے پایا گیا۔

اس مثال کو سامنے رکھ کر ہماری اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ بھی ان بیرونی مشنوں پر سخت پابندیاں عائد کرے اور اس مسئلہ کو قومی سطح پر حل کرے، چونکہ یہ صرف دینی معاملہ نہیں بلکہ مملکت کی اور ریاستی مسئلہ ہے۔ ضروری ہے کہ ملکی اداروں کی طرح ان مشنوں کے حسابات کی جانچ بھی کی جائے۔ ان کے حسابات آڈٹ ہوں۔ یہ معلوم کیا جائے کہ بھاری رقم وہ کہاں سے اور کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں؟ اور کن جائز یا ناجائز مدات پر خرچ کرتے ہیں؟

عیسائیت کوئی تبلیغی دین نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس کی تعلیمات اور اسلام کی تعلیمات میں زبردست فرق ہے۔ اور جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ کے زمانہ خداوندی کے مطابق عیسائیت کے قدم اسلام کے سامنے جھنے نہیں چاہئیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ عیسائیوں کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تبلیغ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عیسائیوں کی تبلیغ کو تبلیغ کہنا ہی تبلیغ جیسے اعلیٰ لفظ کی توہین ہے۔ کیونکہ تبلیغ کہتے ہیں محکم و عقلی دلائل سے کسی کو قائل کر کے اپنا ہم عقیدہ وہم سنگ بنانے کو۔ لیکن ان کے دامن استدلال میں ایسے دلائل ہی نہیں، اس لئے وہ دوسرے حربے استعمال کرتے ہیں، جنہیں ہم تبلیغ کی بجائے اعزاء کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ چونکہ اغوا میں ذہن انسانی کو نہیں بلکہ نفس انسانی کو دعوت دی جاتی ہے۔ دلائل کا نہیں بلکہ ترغیب و ترہیب کا سہارا لیا جاتا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کے ہر طرز و طریق کے اندر ہی اصول کار فرما ہوتا ہے۔

اعزاء کا یہ کام بہت منظم طریقہ سے غیر ملکی سفارت خانوں کی سرپرستی اور عیسائی مملکتوں کی امداد پر کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک دس سال کے عرصہ میں بیرونی مشنری تنظیموں نے پاک و ہند میں دو ارب روپیہ خرچ کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ دو ارب روپیہ پاکستان میں کہاں سے، کن ذرائع سے اور کیونکر آیا؟ کن عیسائیوں نے مشنوں کو دیا اور کہاں سے دیا؟

مالی امداد کا پہلا حربہ مالی امداد سچی مشن کا پہلا اور بڑا کامیاب حربہ ہے۔ معاشی طور پر پاکستان کے پست حال عوام ہنگامی اور بے کاری سے اکثر پریشان رہتے ہیں۔ عیسائی مشنری

ان کی ان پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ سَحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے مبصداق یہ فریضہ مسلم عوام درخواست کا تھا۔

سیبی مشن مختلف طریقوں سے مالی امداد کی صورتیں نکالتے ہیں۔ جب کہ اس سے ان کا اصل مقصد مسیحیت کی اشاعت اور اسلام سے ارتداد ہوتا ہے۔ مثلاً :-

الف۔۔۔۔۔ سادہ لوح، اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ عوام کو خشک دودھ، گھی کے ڈبوں اور پرانے کوٹوں کا لالچ دے کر اسلام سے مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر بوں میں اور مشن کمپائڈ میں اتوار کے دن، کمرس کے دنوں میں دوسرے تہواروں اور دیگر مناسب موقعوں پر یہ چیزیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ حد یہ ہے کہ برقعہ پوش پردہ نشین خواتین بھی ان حقیر چیزوں کے لئے گرجا گھروں میں پہرہوں کھڑی رہتی ہیں۔ ان چیزوں کی تقسیم کے وقت عیسائی لوگ اپنا مقصد برابر پیش نظر رکھتے ہیں۔ ان کے گھروں میں پہنچ کر بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ سادہ لوح غریب لوگ ان کے گذشتہ احسانات ادا آئندہ کی توقعات کے پیش نظر ان کی باتوں میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور ایک نہ ایک دن یہ کھٹی مکڑی کی دعوت پر جال میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

ب۔۔۔۔۔ لوگوں سے ملازمتوں کے وعدے کئے جاتے ہیں۔ اس طرح بیکاری اور بے روزگاری کے شکاروں کو عیسائیت کے چہندے میں بھانس لیتے ہیں کیونکہ حکومت کے اہل کار اور افسران اعلیٰ زیادہ تر مشنری سکولوں کے پڑھے ہوئے ہیں۔ لہذا جس دفتر کے متعلق کام ہوتا ہے مشن والے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے ان مسلمان حکام سے اپنا کام نکال لیتے ہیں اور اس طرح ضرورت مندوں کو رام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ج۔۔۔۔۔ نئے ہونے والے عیسائی کو پانچ روپے فی بجٹ کے حساب سے مشن سے وظیفہ ملتا ہے جس کے جتنے زیادہ بچے ہوں اتنے ہی زیادہ وظیفہ کاستی ہوتا ہے۔

د۔۔۔۔۔ عیسائی بچوں کو مفت کتابیں، فیسوں کی عام معافی اور ہر بچے کو پندرہ روپے ماہوار سکول میں اور پچیس روپے ماہوار کالج میں وظیفہ ملتا ہے۔

ه۔۔۔۔۔ نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں اپنے خرچ پر بھیجنے کی پیش کش کی جاتی ہے جس شخص پر اتنا احسان کیا جائے اور اتنا مال خرچ کیا جائے وہ کبھی ان کی کسی بات کا انکار نہیں کر سکتا اور وہ آسانی سے ان کا شکار ہو جاتا ہے۔ بیرونی تہذیب کا رنگ اس کو دوا تشہ بنا دیتا ہے۔ عام طور پر ایسے نوجوانوں کی شادی بھی عیسائی خاندان میں ہو جاتی ہے۔ اس طرح ایک نئے

عیسائی خاندان کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

و۔ لوگوں کی بیکاری سے فائدہ اٹھا کر مسیحی مشن یہاں تک بھی کرتے ہیں کہ جو مسلمان نوجوان ملل یا میٹرک کر کے بیکار رہتے ہیں۔ انہیں مسیحی سالوشین ٹریننگ کالج میں داخلہ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اس کے دوران وظیفہ دیا جاتا ہے۔ وہاں انہیں بائبل پڑھائی جاتی ہے اور عیسائیت کی تبلیغ کی تربیت دی جاتی ہے۔ کو کس پر راہ کرنے پر ان کی معقول تنخواہیں لگا دی جاتی ہیں اور انہیں دیہات قصبات میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ کس قدر ستم ہے کہ خود مسلمان سے اسلام دشمنی کا کام لیا جا رہا ہے۔

ن۔ یہ مالی امدادیں اعلیٰ پیمانے پر کر سچین۔ صلیف کمیٹیوں کی معرفت عوام تک پہنچائی جاتی ہیں اور اس طرح مسیحی مشن ایک طرف تو لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام پیدا کر لیتے ہیں۔ اور دوسری طرف حکومت کو بھی زیر بار احسان کر لیتے ہیں۔ مزید برآں اس طرح انہیں حکومت کا تعاون بھی حاصل ہو جاتا ہے اور عیسائیت کی تبلیغ کے لئے میدان بھی ہموار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مارڈ فورڈ (امریکہ) کے مشہور مسیحی رسالے ”سکس ورلڈ“ نے ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا ہے :

”ایک حقیقت بالکل واضح اور نمایاں ہے کہ مسلمانوں کا امن و سکون اس طرح غارت ہو چکا ہے کہ جسکی شان تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج عیسائیوں کی طرف سے دوستی کا اظہار مسلم افراد پہلے کی نسبت زیادہ خوشی سے قبول کر رہے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ چکے ہیں۔ وہ افزائشی کا شکار ہیں اور اپنی ضرورت اور احتیاج کو پہچاننے لگے ہیں۔ مسیحی اعانت مراسلات اور ہدایت کے لئے اس سے غنیمت مرقوع پہلے کبھی میسر نہیں آیا۔ لاہور میں مغربی پاکستان کے لئے کرسچن ریلیف کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ حکومت پاکستان ”امدادی ہم“ کے دوران چسرچ وورلڈ سروس کا برابر ہاتھ بٹا رہی ہے۔ ہمارے نمائندے پاکستان سے برابر اطلاعات پہنچا رہے ہیں کہ سرکاری حکام کی طرف سے انہیں دل کھول کر تعاون اور سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں“ حقیقت یہ ہے کہ :

یسرے صلیبیں سو فائیں یہ امدادیں یہ خیراتیں

یہ سودا دین و ایمان کا یہ ”ایڈ“ نہیں بیعانہ ہے

دوسرا حربہ مشن سکول کالج | جو قوم دنیا میں علم و عرفان کا پیغام لے کر آگے بڑھی تھی اور

جس ملت نے یورپ کے غلبت کدوں کو علم کی شمع سے منور کیا تھا۔ آج اس قوم کو پاکستان میں علم سکھانے کے لئے مشن سکول کالج قائم کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کا مقصد علم کی اشاعت نہیں بلکہ اس ذریعہ سے مسیحیت کی ترویج ہے۔ یورپین ٹائپ مشن سکولوں کی تعداد قیام پاکستان کے بعد دن بدن بڑھ رہی ہے۔

لسان العصر اکبر اللہ آبادی نے اس نوع کے سکولوں اور کالجوں کے باب میں کہا تھا۔

یوں قتل سے بچوں کے بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ ملو تھی

یہ ایک یقینی امر ہے کہ بچہ ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے اور استاد کے سامنے بچے کی لوح قلب واہوتی ہے، اس پر جو نقوش وہ چاہے کندہ کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ماحول عیسائی ہو استاد عیسائی ہوں اور نصاب تعلیم میں عیسائیت کو مرکزی مقام حاصل ہو تو کیوں نہ بچہ سیرت و صورت کے اعتبار سے پورا عیسائی بن کر نکلتے گا۔ ان سکولوں میں کلی طور پر اسلامی تعلیمات سے بچے کو نا آشنا رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے لاشعور پر عیسائیت کا ایسا سکہ بٹھا دیا جاتا ہے کہ اسے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی ہر چیز گھٹیا نظر آتی ہے۔ مسلمان علماء کا کردار ایسے گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ علماء کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ اور پادری خواہ کتنے ہی بدخلق کیوں نہ ہوں اس کے واسطے وہ بڑے پاکیزہ اور مقدس ہوتے ہیں اور وہ انہیں نادور (والد غنیم) کہتا ہے اور ان کے سامنے ادب سے جھک جاتا ہے۔

امراء طبقہ کے اندر پہلے ہی دین برائے نام ہوتا ہے۔ اس پر عیب مقصوب عیسائی استاد کا اثر ہوتا ہے۔ تو رہی وہی دینی رت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خود مجھے ایک سکول کا واقعہ معلوم ہے جہاں ایک لڑکے نے تاریخ کی کتاب میں ابوبکر صدیقؓ کا نام پڑھا تو ساعتر ہی رسنی اللہ عنہ کہہ دیا۔ اس پر عیسائی استاد بچے پر بہت برہم ہوا اور اس کو خوب ڈانٹا۔ اس ڈانٹ کا اثر بچہ بچوں پر پڑا ہو گا وہ ظاہر ہے۔ افسوس ہمارے مسلمان امراء ان سکولوں کی ظاہری حسن و جاذبیت، بچوں کی سیکرٹیل پوشاک اور انگریزی بول چال سے متاثر ہو کر پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچے ان سکولوں میں داخل ہو جائیں۔ خواہ انہیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔ یہ بچے ایمان سوز سکولوں سے عیسائیت کے سانچے میں ڈھل کر نکلتے ہیں۔

اس طرح ملک و ملت کے اکثر کلیدی مقامات پر وہ طبقہ سدھ ہو جاتا ہے جو عیسائیت

سے تخت الشہر میں مرغوبیت کا شکار ہوتا ہے۔ اس کا ظاہر ہے کہ ایسے طبقے سے اسلام کی خدمت کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ وہ ہمیشہ عیسائی نواز رہتا ہے۔ اور مشنریوں کا آلہ کار بن رہا ہے۔ جسے وہ برابر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ عیسائی ہسپتال مسیحیت کی اشاعت کا ایک اہم کامیاب ذریعہ مسیحی ہسپتال اور شفا خانے ہیں۔ کاش مسلمان امرا اور دولتمند اقوام اس کام کو ملی فریضہ سمجھ کر خود اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے نیک دل ساوہ لوح تمام کے جسم و خون کا ٹھیکہ مشنریوں کو نہ دیتے۔ حال ہی میں کراچی کے ایک مسلمان تاجر نے ایک لاکھ اکیس ہزار روپیہ کی گران قدر رقم ایک مسیحی گشتی شفا خانے کو دی۔ کیا وہ خود یا کوئی اسلامی ادارہ اس کام کے اہل نہ تھا؟ جب کہ ان کے ہسپتال اور شفا خانے ہر جگہ بالواسطہ مسیحیت کی ترویج کے مرکوز بن رہے ہیں۔

مشنری ہسپتالوں میں عام طور پر روزانہ علی الصبح بائبل کا درس دیا جاتا ہے۔ پادری صاحب اپنی غرضیں پیش میں دے گا۔ کہہ لے آتے ہیں۔ ہر مریض کو مطالعہ کے لئے بائبل دی جاتی ہے۔ مسیحیت کا طریقہ خاموش مطالعہ کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ مریض کے ساتھ ہنایت ہمدردانہ رویہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ (خواہ یہ سب کچھ بیماری بھر کم فیس وصول کرنے اور ظاہر داری کے لئے کیا جاتا ہو) لیکن بہر حال ان سب باتوں کا مریض پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

مریض اپنی بیماری کے سبب ضعیف الاعتقاد ہوتا ہے۔ ڈوبتے کو تنگے کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسیحی مشنری ان احوال سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ہمارے کو ڈر چتی اور کچھ چتی امرا کہ ہسپتال قائم کرنے کی تفریق کیوں نہیں؟ ہمارے ڈاکٹر اور طبیب ہمدردی کا رویہ کیوں اختیار نہیں کرتے؟ ہمارے سرکاری اور غیر سرکاری ہسپتال اپنا فرض کیوں نہیں بھجانتے؟

ایک مشن ہسپتال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر وارڈ میں اگر مریضوں کو بڑی تسلی دیتا ہے۔ محبت اور اخلاق سے پیش آتا ہے۔ پھر کہتا ہے تم مسلمان ہو تو اپنے نبی حضرت محمد کا نام لے کر دوائی پی لو آرام ہو جائے گا۔ دوسرے دن مریض سے پوچھتا ہے کہ آرام ہوا یا نہیں۔ مریض نفی میں جواب دیتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو بھی نبی سمجھتے ہو۔ ان کا نام لے کر دوائی پیو تم معزز عیسیٰ کے معجزوں کے قائل ہو۔ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ بیماروں کو صحت یاب کیا کرتے تھے۔ آج ان کا نام نیکر دوائی ہو۔ مریض دوائی پیتا ہے۔ تو کافی افاتہ ہوتا ہے۔ اصل میں پہلے دن دوائی

نہیں تھی، بلکہ دوائی کا رنگ تھا اور دوسرے دن اصل دوائی دی گئی۔ اس طرح غیر شعوری طور پر اس کے دل پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ کا مقام بلند کیا جاتا ہے کس قدر گہری چال ہے۔

گلی کوچوں اور گھروں میں تبلیغ | مسیحی مشن کا ایک مستقل شعبہ سالویشن آرمی (مکتی فوج) کا ہے۔ مسیحیت کے یہ سپاہی مسلمانوں کے محلوں میں گلی کوچوں اور بازاروں میں گشت کرتے ہیں۔ ڈھول تاشہ بجا کر جمع اکٹھا کرتے ہیں۔ شہزی مرد اور عورتیں سرتال کے ساتھ تبلیغی گیت گاتے ہیں۔ اس طرح عوام کو بائبل کا سبق اور مسیحیت کا درس دیتے ہیں۔

بے | لاہور اور دوسرے شہروں میں ایک مسیحی مشن کی طرف سے مسیحی مبلغ لیڈیاں مسلمان گھرانوں میں جاتی ہیں۔ بالعموم یہ ان اوقات میں گھروں میں پہنچتی ہیں۔ جب مرد گھر پر نہ ہوں اور دلچسپی کے ساتھ سیدھی سادھی عورتوں کو مسیحیت کا پرچار کیا جاسکے۔ پردہ نشین مسلمان خواتین ان میموں سے مرعوب ہو جاتی ہیں۔ غور سے ان کی باتیں سنتی ہیں، ان کا لٹریچر خریدتی ہیں اور اپنے مذہب کے بارے میں شک و شبہ میں گرفتار ہو کر ان کی تبلیغ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

یہی ہماری رواداری، اقلیت نوازی۔ اسلام سے غفلت۔ دین سے بے خبری اور تبلیغ اسلام سے روگردانی کی سزا۔

پانچواں حربہ دستاویزی فلمیں | فلم دیکھنے کا شوق جو مسلمان میں پیدا ہو چکا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گرجا گھروں میں فلم دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ غریب طبقہ کے لوگ فلم کے لالچ میں گر جا پہنچ جاتے ہیں۔ ایک تو فلمیں منظم طور پر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ دوسرے فلم کے انتظام پر پادری لوگ باقاعدہ بائبل کا درس دیتے ہیں۔

گرجوں کے علاوہ عام سینما گھروں میں جوائنٹس فلمیں نمائش کی جا رہی ہیں۔ ان میں اکثر ایسی غیر ملکی فلمیں آ رہی ہیں جن کی بنیاد مسیحی تعلقات پر ہوتی ہے۔ جن میں جھوٹی سچی کہانیوں کے ذریعہ مسیحیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور ہمارے عوام و خواص اپنی جیب سے ٹکٹ خرید کر وہ فلمیں دیکھتے ہیں۔ اور دوسرا عذاب مول لیتے ہیں۔

چھٹا حربہ تبلیغی لٹریچر | مسیحی مشن جس شدت کے ساتھ ادویں بھاری تعداد میں تبلیغی لٹریچر شائع کر رہے ہیں ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

۷۔ پاک و ہند کی ۲۶ زبانوں میں بائبل کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ہمیں ان زبانوں کے نام بھی

نہیں آتے۔

— ہر سال بائبل کے لاکھوں نسخے چھاپ کر کم سے کم اور برائے نام قیمت پر عوام میں تقسیم کتے ہیں۔

— مختلف امتحانات میں کامیاب ہونے والوں کو بڑے اہتمام سے بائبل کا حسین نسخہ مفت بھیجتے ہیں۔

— ہسپتالوں میں مریضوں کو مسافروں کو طلباء کو بائبل اور مسیحی لٹریچر دیا کرتے ہیں۔

— ان کے تبلیغی رسائل ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں بھیجتے ہیں۔ مثلاً واچ ٹادر مشن

کا پندرہ روزہ رسالہ ”دی واچ ٹادر“ دنیا کی ۶۶ زبانوں میں ۱۸ لاکھ کی تعداد میں چھپتا ہے۔ اس

کا دوسرا رسالہ ”دی اوک“ دنیا کی ۲۵ زبانوں میں ۳۸ لاکھ شائع ہوتا ہے۔ اور صرف اس

چھوٹی سی جماعت نے ایک سال دواہ میں بائبل کی ۲۵ لاکھ جلدیں شائع کی ہیں۔ اندازہ کیجئے

باقی سیکڑوں دوسرے مشنوں نے کس قدر اشاعتی کام کیا ہوگا؟

تبلیغ بذریعہ خط و کتابت | تبلیغ مسیحیت کا ایک اور جدید مؤثر حربہ شروع ہے۔ متعدد

مسیحی مشن خط و کتابت کے ذریعہ اسباق کی صورت میں عوام کو مسیحیت کی تبلیغ و تدریس کر رہے ہیں۔

اخبارات میں دیدہ زیب اور پرکشش اشتہارات نکلتے ہیں کہ گھر بیٹھے بٹائے علم حاصل

کیجئے۔ بے فخر اشخاص خصوصاً نوجوان اور طلباء خط لکھ کر تفصیلات معلوم کرتے ہیں۔ جواب میں مشن

سے چھپا ہوا بائبل کا سبق آتا ہے۔ اس کے ساتھ امتحان کا پرچہ ہوتا ہے۔ پرچہ حل کر کے بھیج دیں تو

دوسرا سبق مفت آجاتا ہے اور اس طرح باتوں باتوں میں بائبل پڑھا دی جاتی ہے۔ اور امتحانی پرچوں

کے ذریعہ اسباق ذہن نشین اور پختہ کروا دئے جاتے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں کو انعام دیا جاتا

ہے۔ یعنی بائبل کی جلد۔

اول کسی کو اس حربہ کی خبر نہ ہوئی۔ ایک آدمہ گوشہ سے کچھ اعتراض ہوتے تو مشن والوں نے

بائبل کے اسباق کے نام بدل دئے اور اعلان کی صورت یہ ہونے لگی کہ صحت کے بارے میں

مفت اسباق حاصل کیجئے۔ چنانچہ تہدق کنسر وغیرہ کے نام سے سبق آتے ہیں۔ گمان میں مسیحیت

کی تبلیغ ہوتی ہے۔ غور کیجئے کس کس راہ سے اور کس کس انداز سے ایک غیر تبلیغی مذہب کی تبلیغ

ہو رہی ہے اور تبلیغی مذہب کے علم بردار کیسے خواب بزرگوش میں مست ہیں۔